نامحرم کے لئے دعا کرنے اور اس کے نام پر صدقہ کرنے کا حکم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3494

تاریخ اجراء: 21 رجب المرجب 1446ھ / 22 جنوری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

نامحرم کے لئے دعا کرنا کیسا؟ نیز اس کے نام پر صدقہ کرنا کیسا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

نامحرم کے لئے دعا و ایصال ثواب کرنے اور اس کے نام پر صدقہ کرنے میں فی نفسہ تو کوئی حرج نہیں ہے بالخصوص اگر فوت شدہ ہے، تو کسی قسم کا شبہہ نہیں ہے، جیسا کہ نماز کے آخر میں مسلمان مَردوں اور عورتوں جن میں محرم اور غیر محرم تمام ہی شامل ہوتے ہیں، ان کے لیے دعا کی جاتی ہے۔ اسی طرح غیر محرم کا جنازہ پڑھتے ہوئے بھی اس کے لیے دعا کی جاتی ہے۔

نیز اگر کسی نے ضرورت کے لیے دعا کے لیے کہا تو اس میں بھی حرج نہیں، بلکہ احادیث میں مطلقا (مَحرم اور غیر مَحرم کے ذکر کے بغیر) مسلمان مَردوں اور عورتوں کے لیے دعا کرنے کی ترغیب بھی موجود ہے، جن میں غیر محرم بھی ہوتے ہیں، لہذا یوں غیر محرم کے لیے دعا کرنے میں حرج نہیں ہے، ہاں یہ دیکھ لیا جائے کہ دعا و ایصال ثواب کرنے یا اس کے نام پر صدقہ کرنے میں معاذ اللہ عزوجل اس کی طرف برے خیالات جاتے ہوں یا کسی قسم کے فتنے کا اندیشہ ہو تو پھر اس سے بچنا ہو گا کہ ہر وہ ذریعہ اور وسیلہ جو بندے کو گناہ کی طرف لے جائے، وہ ذریعہ اور وسیلہ بھی حرام ہوتا ہے۔

ہر وہ ذریعہ اور وسیلہ جو بندے کو گناہ کی طرف لے جائے، وہ ذریعہ اور وسیلہ بھی حرام ہو گا، چنانچہ فتح الباری میں ہے: "أن من آل فعله إلى محرم يحرم عليه ذلك الفعل وإن لم يقصد إلى ما يحرم" ترجمہ: جو شخص کسی ایسے فعل کا ارتکاب کرے جس کا نتیجہ کسی حرام تک پہنچے، تو وہ فعل اُس پر حرام ہو جائے گا، چاہے اُس کا مقصود وہ حرام کام نہ ہو۔ (فتح الباری، جلد 10، صفحہ 404، دار المعرفۃ، بیروت)

مرقاۃ المفاتیح میں ہے "من القواعد المقررة أن للوسائل حكم المقاصد، فوسيلة الطاعة طاعة، ووسيلة المعصية معصية" ترجمہ: مقررہ قواعد میں سے یہ بات بھی ہے کہ وسائل کا حکم مقاصد والا ہوتا ہے، یعنی جو چیز طاعت (نیکی) کا ذریعہ بنے، وہ خود بھی طاعت (نیکی) ہے اور جو چیز معصیت (گناہ) کا ذریعہ بنے، وہ خود بھی معصیت (گناہ) ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 04، صفحہ 1270، دار الفکر، بیروت)

ایصال ثواب کے متعلق بنایہ شرح ہدایہ میں ہے: "(الاصل فی ھذا الباب ان الانسان له ان یجعل ثواب عمله لغیره)۔۔یعني سواء كان جعل ثواب عمله لغيره (صلاۃ او صوما او صدقۃ او غیرھا) کالحج وقراءۃ القران والاذکار وزیارۃ قبور الانبیاء والشھداء والاولیاء والصالحین وتکفین الموتی وجمیع انواع البر" ترجمہ: اس باب میں قاعدہ یہ ہے کہ انسان کے لیے اپنے عمل کا ثواب کسی دوسرے کو پہنچانا، جائز ہے، اب برابر ہے کہ انسان جس عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچا رہا ہے، وہ نماز ہو، روزہ ہو، صدقہ ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور عمل ہو، جیسے حج، قراءتِ قرآن، ذکر واذکار اور انبیاء، شہداء، اولیاء اور صالحین کی قبروں کی زیارت، مردوں کی تکفین اور ہر قسم کی نیکیاں (ان کا ثواب دوسروں کو ایصال کر سکتا ہے۔) (البنایۃ شرح الھدایۃ، جلد 4، صفحہ 422، مطبوعہ: کوئٹہ)

بحر الرائق میں ہے "من صام أو صلى أو تصدق وجعل ثوابه لغيره من الأموات والأحياء جاز ويصل ثوابها إليهم عند أهل السنة والجماعة كذا في البدائع وبهذا علم أنه لا فرق بين أن يكون المجعول له ميتا أو حيا۔۔۔ وظاهر إطلاقهم يقتضي أنه لا فرق بين الفرض والنفل" ترجمہ: جس نے روزہ رکھا یا نماز پڑھی یا صدقہ کیا اور اس کا ثواب زندوں یا مردوں میں سے کسی کو بخش دیا تو اہل سنت والجماعت کے نزدیک جائز ہے اور اس کا ثواب انہیں پہنچے گا، یونہی بدائع میں ہے اس سے معلوم ہوا کہ جسے ثواب بخشا گیا وہ زندہ ہو یا مردہ ہو، کوئی فرق نہیں۔ اور علماء کے اطلاق کا ظاہر اس کا تقاضا کرتا ہے کہ جس عمل کا ثواب بخشا گیا، اس کے فرض و نفل میں بھی کوئی فرق نہیں ہے۔ (البحر الرائق، ج 3، ص 63، 64، دار الکتاب الإسلامي، بیروت)

رد المحتار میں ہے "صرح علماؤنا في باب الحج عن الغير بأن للإنسان أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة أو صوما أو صدقة أو غيرها كذا في الهداية، بل في زكاة التتارخانية عن المحيط: الأفضل لمن يتصدق نفلا أن ينوي لجميع المؤمنين والمؤمنات لأنها تصل إليهم ولا ينقص من أجره شيء اهـ هو مذهب أهل السنة والجماعة" ترجمہ: ہمارے علماء نے "باب الحج عن الغير" میں اس کی تصریح کی

ہے کہ انسان کے لیے یہ جائز ہے کہ اپنے عمل کا ثواب دوسرے کو بخش دے، یہ عمل نماز ہو، روزہ ہو، صدقہ ہو یا کچھ اور ہو، ہدایہ میں بھی یونہی ہے۔ بلکہ تتارخانیہ کی کتاب الزکوۃ میں محیط سے یہ نقل کیا کہ نفلی صدقہ کرنے والے کے لیے افضل یہ ہے کہ تمام مومنین و مومنات کی نیت کرے، اس لیے کہ ثواب سب کو پہنچے گا اور اس کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہو گی، یہ ہی اہلسنت والجماعت کا مذہب ہے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، ج 2، ص 243، دارالفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net